سوال

(948)چمڑے کی جیکٹ پہننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل ہمیں ایک بڑی اہم بحث کا سامنا ہے، یعنی چمڑے کی جیکٹ پہننا۔ بعض بھائی کہتے ہیں کہ یہ عموماً خنزیر سے بنتی ہے۔ اس صورت میں ان کے پہننے کا کیا حکم ہے؟ کیا دینی لحاظ سے یہ جائز ہوسکتی ہیں؟ بعض دینی کتب مثلاً علامہ قرضاوی کی "الحلال والحرام" یا "الدین علی المذاہب الاربعۃ" وغیرہ میں اس کا ذکر تو کیا گیا ہے مگر وضاحت سے کچھ نہیں لکھا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب: صحیح احادیث میں نبی علیہ السلام کا یہ فرمان ثابت ہے کہ:

إذا دبغ الجلد فقد طھر

''جب چمڑے کو رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔'' (احادیث میں 'الجلد' کی جگہ 'الاہاب' ہے: صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب طھارۃ جلود المیتۃ بالدباغ، حدیث: 366 وسنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی اھب المیت، حدیث: 4123 السنن الکبری للبیھقی: 20/1، حدیث: 68۔)

اور فرمایا:

دبغ جلد المیت طھورھا

''مردار جانور کے چمڑے کا رنگ دیا جانا اس کی پاکیزگی اور طہارت ہے۔'' (روایت کے بعینہ الفاظ نہیں ملے البتہ 'دباغ جلد المیتۃ ذکاتہ' کے الفاظ ایک روایت میں موجود ہیں الاستذکار لابن عبدالبر: 302/5 بطور اسم 'دبغ' کے بجائے 'دباغ' کا لفظ مستعمل ہے اور 'المیت' کی جگہ 'المیتۃ' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

پھر علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آیا یہ حدیث تمام قسم کے چمڑوں کو شامل ہے یا صرف ان مردہ جانوروں کے چمڑوں کے ساتھ جو ذبح کرنے سے حلال ہوجاتے ہیں؟

اور اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ جو جانور ذبح سے حلال کیے جاتے ہیں وہ اگر مردہ ہوجاتے ہیں جیسے کہ اونٹ گائے وغیرہ ہیں تو ان کے چمڑے کا استعمال (رنگنے کے بعد) ہر طرح جائز

ہے۔ علماء کا صحیح تر قول یہی ہے۔ اور خنزیر اور کتا وغیرہ جو ذبح سے حلال نہیں ہوتے، ان کے چمڑے رنگنے سے پاک ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اور زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ اسے استعمال نہ کیا جائے۔ نبی علیہ السلام کا قول ہے:

ومن اتقی الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه

''جو بندہ شبہ والی چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب اخذ الحلال وترک الشبهات، حدیث: 1599 وسنن ابی داود، کتاب البیوع، باب فی اجتناب الشبهات، حدیث: 3330 وسنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الوقوف عند الشبهات، حدیث: 3984۔)

اور آپ کا یہ فرمان بھی ہے:

دع ما يريبك إلى ما لا يريبك

''شبہ والی چیز کو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر جس میں تجھے کوئی شبہ نہ ہو۔'' (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب تفسیر المشبهات (ترجمة الباب) وسنن الترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، باب صفة اوانی الحوض (باب منه)، حدیث: 2518 وسنن النسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب الحکم باتفاق اهل العلم، حدیث: 5397 ومسند احمد بن حنبل: 200/1، حدیث: 1723۔)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 676

محدث فتویٰ